روح الامین کی معیت میں کاروانِ نبوت ﷺ

جلد دوم

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا ابتدائی دور (جاری)

مہم کے انداز میں اسلام کی اشاعتِ عام کا آغاز، جواباً مشرکین کی جانب سے قیامت کے انکار اور زندگی بعد موت کے عقیدے کے استہزا کی مہم، قرآن کا تفصیل کے ساتھ عقیدہ آخرت پر استدلال، موسمِ حج میں اشاعت اسلام پر سردارانِ قریش کی برافروختگی، ظلم وتشدد کا آغاز اور انتہاؤں تک پہنچنا اور مومنین کی تعمیر سیرت اور تزکیہ

پروفیسر ڈاکٹر تسنیم احمد

شائع کردہ: مکتبہ دعوۃ الحق

۱۹۳ اے، اٹاوہ سوسائیٹی، احسن آباد، کراچی - ۷۵۳۴۰

جملہ حقوق بحقِ مکتبہ دعوۃ الحق محفوظ ہیں

نام کتاب	روح الامین کی معیت میں کاروانِ نبوّت ﷺ (جلد دوم)
مصنف	تسنیم احمد، پی ایچ ڈی
کلیدی موضوعات	نزولِ قرآن، سیرۃ النبی ﷺ، توحید، آخرت، کشمکشِ حق و باطل
فون نمبر [مصنف]	۰۳۱۴ -۲۱۲۰۸۶۸
طبع اوّل	شعبان ۱۴۳۶ ہجری مطابق مئی ۲۰۱۵ء
طبع دوم	جمادی الاوّل ۱۴۳۹ ہجری مطابق فروری ۲۰۱۸ء
بہ اہتمام	صہیب یحییٰ
مدیر مکتبہ دعوۃ الحق	۱۹۳ اے، اٹاوہ سوسائیٹی، احسن آباد، کراچی ۷۵۳۴۰
فون نمبر [مدیر]	۰۳۰۰-۹۲۴۲۶۰۶
ای میل	tasneem@roohulameen.com
یو آر ایل	www.roohulameen.com
مطبع	ٹائمز پریس، کراچی
مشمولات	ابواب، جدول، تصاویر، نقشے، صفحات ۲۴۸، اِنڈیکس
قیمت [فنڈ برائے اشاعتِ مزید]	۳۰۰ پاکستانی روپے یا 15 امریکی ڈالر

کتاب ملنے کا پتا

مکتبہ الکوثر، گلستانِ جوہر اور ادارہ نورِ حق، نزد اسلامیہ کالج... کراچی

ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، اور مکتبہ تعمیرِ انسانیت اردو بازار... لاہور

مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد؛ احمد بک ڈپو اور مکتبہ شاہ فیصل مسجد.. اسلام آباد

آن لائن حصول کے لیے ای میل tasneem@roohulameen.com

ترجمہ	پہلی چھ جلدوں کے سندھی تراجم شائع ہو چکے ہیں
مترجمین:	عبدالہادی تھیبو، غلام حیدر شیخ اور ڈاکٹر جاوید اختر شیخ

قارئین سے چند باتیں [جلد دوم کی طباعت کے موقع پر]

إِنِ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا، يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ أما بعد:

یہ اُس مالک ہی کا کرم ہے کہ اُس نے دوسری جلد مکمل کرنے کی ہمت و توفیق عطا کی، ساری تعریفیں اور شکریے اُسی ذاتِ بے ہمتا کے لیے ہیں، شاید کہ یہ کوشش اللہ کے بندوں کے لیے نفع بخش ہو، چہ عجب کہ اس کتاب کا مطالعہ اللہ کے رسول سے محبت پیدا کرنے، اُس کے طریقِ دعوت اور منہجِ اقامتِ دین کا فہم حاصل کرنے اور کتابُ اللہ کے ساتھ کاروانِ نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا تعلق معلوم و متعین کرنے میں ممد و معاون ہو۔

جن قارئین نے اس کتاب کی جلد اوّل کا مطالعہ نہیں کیا ہے میں چاہوں گا کہ وہ جلد اوّل کا مطالعہ ضرور کریں۔ جن قارئین نے پہلی جلد کا مطالعہ کیا ہے وہ اس مرتبہ محسوس کریں گے کہ اس جلد میں واقعاتی بیان کے مقابلے میں نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی قیادت میں برپا ہونے والی تحریک و کشمکش کا قرآن سے تعلق اب زیادہ نمایاں ہے یعنی زیادہ اہمیت (emphasis) کے ساتھ سامنے آرہا ہے، یہ احساس بجا ہے اور اس کی دو وجوہات ہیں:

اوّلاً یہ کہ پچھلی جلد جو قبل بعثت سے نبوت کے تیسرے سال تک کے واقعات پر مشتمل تھی اور ظاہر ہے بعثت سے قبل کوئی قرآن نازل نہیں ہوا لہٰذا وہ ابواب اس پہلو سے خالی تھے: رہے آخری ابواب تو وہ بھی اس پہلو سے ہلکے محسوس ہوئے ہوں گے کہ پہلے تین سالوں میں نزول اگرچہ بنیادی

نظریاتی اعتبار سے انتہائی اہم مگر بڑے مختصر بولوں پر مشتمل تھا۔

ثانیاً یہ کہ جلد اوّل کی تدوین کے وقت مصنف بھی یہ طے نہیں کر پایا تھا کہ قرآن کے تمام حصے کو یا صرف واقعات و احوال سے متعلق نمائندہ آیات کو شامل کیا جائے گا، تاہم اللہ تبارک و تعالیٰ نے شرحِ صدر عطا فرمادیا اور اس فیصلہ تک پہنچنے کی توفیق ملی کہ قرآن کی تمام آیات کے مکمل مفہوم کو اس طرح بیان کیا جائے کہ قارئین یہ جان لیں کہ دور نبوی ﷺ کے حالات و واقعات کے دوران متبعین اور مخالفین کے سامنے نبی ﷺ پر اترنے والی آیات، اُس وقت مخاطب لوگوں کو اُن کی ذہنی کیفیات اور الجھنوں سے مطابقت رکھتے ہوئے کیا سادہ سا پیغام دیتی تھیں۔ وہ سادہ پیغام جو صَرف و نحو کی تفصیلات تو کجا متن پر اعراب اور کتبِ تفاسیر کے بغیر سمجھ میں آجاتا تھا۔

یہ کوشش کی گئی ہے کہ سیرت کے مطالعے سے قارئین یہ بھی جان لیں کہ نبی ﷺ کی دینی جدوجہد اور باطل کے ساتھ فکری، سیاسی و عسکری کش مکش کے دوران کس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآنی رہ نُمائی کے ذریعے، رہتی دنیا تک کے لیے دینِ اسلام کو مکمل کیا۔ نبی ﷺ کی جدوجہد اپنے ارتقا اور تکمیلی مراحل میں کن تذکیری، آزمایشی اور تربیتی مراحل کے ساتھ اور کیوں کر انجام پذیر ہوئی!

یہ جلد نبوت کے چوتھے سال اور پانچویں سال کے نصف اول کے واقعات اور تنزیلات پر مشتمل ہے، اس جلد کے پہلے باب [کتاب کے نویں باب] میں چوتھے سال میں انجام پانے والے کاموں کے درمیان ایک ربط کو اور اُس کے ساتھ قرآن کے نزول کے آپس کے ربط کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ اس باب پر رک کر اس کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کی جائے تو امید ہے کہ قارئین آج سے کم و بیش ڈیڑھ ہزار سال قبل بپا ہونے والی ایک جدوجہد کے پہلے ایک سال (چوتھے سالِ نبوت) میں مہماتی انداز میں دعوتی کام کی تاریخ کو اور اس دوران نازل ہونے والی اللہ کی کتاب کے مفاہیم کا ایک مختصر تعارف حاصل کر لیں گے، یہ تعارف آنے والے ابواب میں تفصیل کو اخذ کرنے میں مدد و معاون ہو گا۔

بلاشبہ کتاب کا مطالعہ کہیں سے بھی سود مند ہو گا لیکن اس کی ترتیب کچھ یوں ہے کہ کتاب میں

کہیں بھی بیان کی گئیں باتیں پچھلی باتوں سے ایک تسلسل میں ہیں اور بات کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ کتاب کے پچھلے ابواب کا مطالعہ کیا جاچکا ہو، چناں چہ جو قارئین خصوصاً نوجوانوں کے لیے جن کا سیرت اور قرآنِ کریم کا بہت زیادہ مطالعہ نہیں ہے، مناسب ہے کہ اس کو بالکل شروع سے تھوڑا تھوڑا کرکے، رُک رُک کے سابقہ مطالعہ کا ذہن میں جائزہ لیتے ہوئے آگے بڑھیں، اس طرح اِن شاءاللہ وہ سیرت اور قرآنِ کریم کی تمام بنیادی معلومات کا احاطہ کرلیں گے۔

جلد اوّل کی جو کچھ پذیرائی ہوئی وہ محض اللہ کا کرم ہے۔ متعدد دینی جرائد میں اس پر ہمت افزا تبصرے شایع ہوئے جن کے ذریعے کتاب شائقینِ علم کے ایک بہت بڑے حلقے میں متعارف ہوئی اور ساتھ ہی مصنف کو اپنی کچھ کوتاہیوں کو بھی جاننے کا موقع ملا۔ جن حضرات نے پوری کتاب پر اپنے تبصروں اور اصلاحی تجاویز سے نوازا اُن میں سے جناب حسّان عارف صاحب [فرزند جناب خالد مسعودؒ صاحب]، جناب ظفر حجازی صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر معارف اسلامی منصورہ، ڈاکٹر محمد امین مدیر البرہان لاہور، ڈاکٹر نثار احمد سابق ڈین کلیہ علوم، جامعہ کراچی، جناب پروفیسر یونس جنجوعہ صاحب، جناب ظہور عالم صاحب اور جناب عزیز مرزا صاحب کا میں خصوصی طور پر مشکور و ممنون ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اِن حضرات کے اخلاص اور محنت کو قبول فرمائے۔ مزید برآں اس کتاب کی پذیرائی کے لیے مختلف انداز میں تعاون کرنے پر سیکرٹری فاران کلب جناب ندیم اقبال صاحب اور وائس پریزیڈنٹ پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن جناب ڈاکٹر شمس العارفین صاحب کا بھی ممنون و مشکور ہوں، اللہ ان کی مساعی کو بھی قبول کرے۔ اُن تمام دیرینہ رفقا[1] کا بھی جن کا تذکرہ پہلی جلد میں کیا گیا اُن کی عنایات پہلے سے فزوں تر رہیں پس میں وہی کچھ اُن کے لیے اللہ کی بارگاہ میں دہرانا چاہتا ہوں جو پہلے عرض کرچکا ہوں۔

تسنیم احمد

۸ نومبر ۲۰۱۵ء کراچی

---

۱ جناب ڈاکٹر رفیع رضا صاحب، جناب مولانا عطا الرحمٰن صاحب اور جناب عبداللطیف انصاری صاحب

قارئین کی خدمت میں

پڑھنے والوں سے چند باتیں [جلد اوّل کی طبع اوّل کے موقع پر، اپریل ۲۰۱۵]

یہ اُس مالک الملک کا انتہائی کرم اور اعزاز ہے کہ اُس نے اپنے ایک ناچیز اور خطاکار بندے کو اپنے رسول محمد ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اور تلاوتِ آیات و تزکیہ نفوس کی داستان ایک نئے انداز سے رقم کرنے کی سعادت عطا کی۔ میرا سر اُس کی جناب میں عاجزی و سپردگی سے جھک جھک گیا ہے اور میں دل کی گہرائیوں سے اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور اُس ذاتِ گرامی سے، جس کا کوئی شریک و سہیم نہیں اور جس نے محمد ﷺ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا اور اُن پر اپنی کتاب نازل کی، اِس بات کا متمنی ہوں کہ وہ اس حقیر کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرما دے، امت مسلمہ کو اپنی جانب واپس پلٹ آنے کی توفیق دے اور اُس پر سے ذلت و نکبت کے دن ٹال دے اور اپنے اس دین کو دنیا پر غالب کر دے جس کے اظہار[۲] کے لیے اُس نے اپنے آخری رسول ﷺ کو بھیجا اور روح الامین علیہ السلام کو کتابِ مبین الہام پر مامور کیا۔

کاش کہ اِس کتاب کو پڑھنے والوں کے دلوں میں کتابُ اللہ کو تھام لینے کی امنگ پیدا ہو اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کے جذبے کو نمو حاصل ہو اور مزدور کو اُس کی مزدوری مالک الملک کی جانب سے مغفرت کی شکل میں نصیب ہو۔ واللہ خیر الرازقین

پیشِ نظر کتاب، زیرِ تکمیل پروجیکٹ کا پہلا جزہے، منصوبے کے مطابق مکمل کتاب اِس طرح کے دس اجزا[۳] پر مشتمل ہونی چاہیے، چار مکی[۲] زندگی کے اور چھ مدنی[۲] زندگی کے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

---

۲ هُوَ الَّذِيٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (سورۃ التوبۃ ۳۳) وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پوری جنسِ دین پر غالب کر دے، چاہے مشرکوں کو کتنا ہی برا کیوں نہ لگے۔

۳ چار اجزا مکی دور کے اور چھ مدنی دور کے، کل دس جلدیں؛ یہ تین سال قبل، پہلی جلد کی تکمیل کے وقت ایک اندازہ تھا۔ اللہ ہی تمام امور کا جاننے والا ہے، راقم کا اندازہ بالکل غلط نکلا، گزشتہ روز [۶ جمادی الاوّل ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۴ جنوری ۲۰۱۸ء]، مالک کی توفیق سے کتاب کی چھٹی جلد کا مسودہ طباعت کے لیے پریس کے سپرد کیا ہے اور ابھی تک حیاتِ مبارکہ اور نزولِ قرآن کا مکی دور مکمل نہیں ہوا ہے، امید غالب ہے کہ اگلی یعنی ساتویں جلد میں مکی زندگی پر کام مکمل ہو جائے گا، بشرطِ زندگی اور توفیقِ باری تعالیٰ۔

مالک کی توفیق سے یہ ارادہ کیا ہے کہ کاروانِ نبوت ﷺ کی تاریخ کے پسِ منظر میں نزول قرآن کو بھی زمانی ترتیب chronological کے ساتھ بیان کیا جائے۔ یہ سیرت النبی ﷺ پر اِس پروجیکٹ کا محوری نکتہ focal point ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی مبارک و متحرک اور انقلاب آفریں داستانِ حیات اور قرآن مجید کے ربط پر میری یہ کوشش شاید دورِ حاضر میں احیائے دین کی تحریکات کے علم برداروں کے درمیان زندہ قلوب رکھنے والے تازہ اذہان میں تفکر و تدبر کی نئی لہریں پیدا کرسکے۔

اللہ کے رسول ﷺ اور اُس کے دینِ سے محبت کرنے والے تمام احباب و قارئین سے درخواست ہے کہ اس کو بہتر بنانے کے لیے جو بھی تجاویز ہوں اُن سے مطلع فرمائیں اور کسی بھی فرو گذاشت کو جلد از جلد مجھ تک پہنچائیں تاکہ آیندہ ایڈیشن میں اُن کی اصلاح کی جاسکے۔

کتابی شکل میں اشاعت سے قبل ہی عزیز و محترم جناب علیم الدین قادری صاحب تمام ابواب کا انگریزی میں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ کرتے رہے ہیں۔ اُن کی رسول اللہ ﷺ سے محبت اور اللہ کی رضاجوئی کی کوشش کو مالک قبول فرمائے۔ اردو میں اس کتاب کی اشاعت کے بعد اللہ تعالیٰ کی مدد سے اِس کا انگریزی ورژن بھی شائع کیا جانا پروگرام میں شامل ہے، واللہ المستعان۔

بات ختم کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ میں اپنے بیٹے صہیب اور اُن کی امی کا خصوصی شکریہ ادا کروں جن کی معاونت سے اس کام میں آسانی ملی۔ احباب میں سے خصوصاً جناب ڈاکٹر رفیع رضا صاحب، جناب ظفر حجازی صاحب، جناب مولانا عطاالرحمٰن صاحب اور جناب عبداللطیف انصاری صاحب کا مشکور ہوں کہ اِن تمام حضرات نے محض اللہ کی رضا کے حصول کے لیے مسودے کو از اوّل تا آخر جانچا اور عمدہ مشوروں سے نوازا اور زبان و بیان کی اصلاح بھی کی اللہ اِن کو بہترین اجر سے نوازے۔

تسنیم احمد
۱۶ اپریل ۲۰۱۵ء
کراچی

اس کتاب کے بارے میں ضروری آگہی

پہلی جلد کی طباعتِ اوّل کے موقع پر لکھی گئی تحریر

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا، يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

اس کتاب میں جو کچھ معلومات مہیا کی گئی ہیں حتی الامکان کوشش کے مطابق صحیح ہیں، تاہم ہر انسانی کام کی طرح غلطی کا احتمال ہو سکتا ہے، امکانی حد تک معروف، مستند اور مقبول کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ جن وقائع کے بارے میں اختلاف دیکھا گیا یا سننِ الٰہی اور دینی اسلوب کے خلاف آرا پائی گئیں وہاں اسلام کے مزاج سے زیادہ مطابقت رکھنے والی آرا کو قبول کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے محتویات کا مولف خود ذمے دار ہے اور کوئی دوسرا فرد یا ادارہ اس ذمہ داری میں قطعاً شریک نہیں ہے، خصوصاً اس میں پیش کردہ باتوں کے لیے پرنٹنگ پریس اور ڈسٹری بیوٹر قطعاً ذمے دار نہیں۔ اس کتاب میں بیان کردہ تمام آرا اور خیالات اس کے اپنے ہیں جن کا مولف خود ذمہ دار ہے، کوئی اسلامی تنظیم، جماعت یا تحریک ان خیالات و آرا کی نہ ذمے دار ہے اور نہ ہی پابند۔

مولف کو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے لائے ہوئے دینِ اسلام سے جو محبت ہے اُس کی خاطر یہ کتاب صرف اللہ کی رضا کے حصول کے لیے لکھی اور شایع کی گئی ہے، اس کی طباعت اور اشاعت پر جو کچھ خرچ کیا گیا ہے اُس کو اس دنیا میں واپس لینے کا کوئی خیال ہی نہیں اور نہ ہی اس کی فروخت سے حاصل ہونے والی کسی رقم کو سوائے اس کی اشاعتِ مزید پر خرچ کرنے کے کوئی اور مصرف سامنے ہے۔

تسنیم احمد

کتاب سے استفادے کے لیے چند امور کی وضاحت

دوسری جلد کی طباعت کے موقع پر شامل کی گئی تحریر۔ ۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۷

۸ نومبر ۲۰۱۵ء

قرآن کی سورتوں کا حوالہ: نبی ﷺ پر مختلف اوقات میں جب جب قرآن نازل ہوا، اُس کو اُسی ترتیب سے آپؐ کی سیرت کے زمانی تسلسل میں ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً صفحہ ۴۷ پر آپ دیکھیے ۳۲: سُوْرَةُ الْمُلْك [۶۷: اُنتیسواں پارہ]، اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن لے کر ۳۲ویں مرتبہ جبریل امینؑ تشریف لائے تو سُورَۃُ المُلک آپؐ پر وحی کی، قرآن کریم کی یہ ۶۷ویں سورۃ اُنتیسویں پارے میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اسی طرح صفحہ ۳۲ پر آپ دیکھیں گے ۲۵: سُوْرَةُ الشُّعَرَآء کی آیات ۲۱۳تا ۲۲۰، اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن لے کر ۲۵ ویں مرتبہ جبریل امینؑ تشریف لائے تو سُوْرَةُ الشُّعَرَآء کی صرف آٹھ آیات ۲۱۳تا ۲۲۰ آپؐ پر وحی کیں۔ اسی طور تمام حوالوں کو سمجھا جاسکتا ہے۔

فٹ نوٹس میں سال نبوت، سورۃ جاری اور باب کا حوالہ: کتاب کے ہر طاق odd اور جفت even صفحے کی آخری سطر [پا وَرق، footer] اہم معلومات مہیا کرتی ہے مثلاً صفحہ ۴۳ پر آپ دیکھیں : یہ آخری سطر آپ کو بتارہی ہے کہ کتاب میں اس وقت کون سی سورۃ چل رہی ہے، باب کا نمبر بھی اور باب کا عنوان بھی اور آخر میں کتاب کا صفحہ نمبر نسبتاً نمایاں بھی ہے۔ تمام طاق صفحات میں آپ کو یہ معلومات ملیں گی پھر اسی طور پر ہر جفت صفحے پر آپ کو صفحہ نمبر، کتاب کا نام، جلد نمبر، طباعت کا نمبر اور آخر میں یہ کہ کون سا سالِ نبوت اس وقت کتاب میں زیر بحث ہے صفحہ ۴۴ کے فٹ نوٹ میں آپ دیکھیں [اگلے صفحے پر] کہ آپ کو معلوم ہو رہا ہے کہ یہ صفحہ ۴۴ ہے، کتاب کی جلد دوم کی ۲۰۱۸ میں شائع ہونے والی طبع دوم ہے اور اس وقت نبوت کا یا بعثت کا چوتھا سال زیرِ بحث ہے۔

نزولی ترتیب: کتاب کا ایک بہت اہم وصف یہ ہے کہ یہ نبی ﷺ کی زندگانی کی گزرتی داستانِ مبارکہ میں جس موقع پر جہاں جو آیات یا سورتیں نازل ہوئیں اُن کو بیان کرتی ہے، ایک تسلسل کے ساتھ داستانِ مبارکہ کے تذکرے کے دوران تنزیلِ آیات کا بیان فہمِ قرآن کو شانِ نزول

اور زمانہ نزول سے نہ صرف بے نیاز کرتا ہے بلکہ اُس موقع پر آیاتِ مبارکہ کی تفہیم کو آسان کر دیتا ہے، صرف و نحو کی باریکیوں، نظمِ قرآن کی مشکلات اور الفاظ کے ممکنہ عجائبات و کمالات سے قطع نظر وہ کم سے کم معانی اور مفہوم سمجھا دیتا ہے جو اُس وقت سننے والے ناخواندہ مگر اہلِ بصیرت مسلم عوام کی سمجھ میں آیا تھا جب یہ آیات جبریلِ امین سے سن کر رسول اللہ ﷺ نے اُن کو سنائیں تھیں۔

اہم سوال یہ ہے کہ وہ نزولی ترتیب جس کو میں نے اس کتاب میں اختیار کیا ہے کہاں سے حاصل کی اور ہر ہر تنزیل کے لیے اُس کے زمانہ نزول کو متعین کرنے کے لیے میرے پاس کیا دلائل ہیں؟ اس سوال سے میں نے نہ ہی پہلی جلد اور نہ ہی اِس دوسری جلد میں تعرض کیا ہے، وجہ اُس کی صرف اتنی ہے کہ میں قارئین کو بالکل آغاز ہی میں اس معاملے میں ذہن پر زیادہ زور ڈالنے کی تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔ اس موضوع پر ان شاءاللہ اگلی جلد میں گفتگو ہو سکے گی۔ جو اصحاب اس موضوع پر تفصیلی معلومات چاہتے ہیں انہیں میں جناب پروفیسر صلاح الدین کاشمیری صاحب کی کتاب 'مطالعہ سیرتِ پیغمبرِ انقلاب اور قرآنِ حکیم' پڑھنے اور تفہیم القرآن سے سورتوں کے زمانہ نزول اور شانِ نزول والے حصوں کو پڑھنے کی سفارش کروں گا۔

اردو لکھائی کے اصول: اردو کے املا میں ماہرینِ لغت اور مقتدرہ نے بہت ساری عمدہ تبدیلیاں کی ہیں جن میں دو اہم یہ ہیں کہ ہمزہ کو متعدد الفاظ مثلاً علماء، فائدہ، جائداد، آیئے، آئے وغیرہ میں سے نکال دیا گیا ہے اِسی طرح بہت سارے مرکب الفاظ کو توڑ کر لکھنے (مثلاً کامیاب کو کام یاب، یونیورسٹی کو یونی ورسٹی، ہمدرد کو ہم درد، خوشبو کو خوش بو) کا طریقہ تجویز کیا ہے۔ یہ جدید اصول اردو کو زیادہ عمدہ بنانے کے لیے بہت مناسب ہیں میں ذاتی طور پر ان کا خیال رکھتا ہوں، پہلی جلد میں ان اصولوں کی پابندی کی گئی تھی تاہم یہ اصول چوں کہ ابھی لوگوں کو اچھی طرح معلوم نہیں ہوئے ہیں اور نگاہیں اِن کی عادی نہیں ہوئی ہیں اکثر قارئین کو گراں گزرے اور قارئین کے سروے سے یہ بات سمجھ آئی کہ اس کتاب کا مقصود اردو ادب کی ترویج سے زیادہ اصل موضوع (سیرۃ اور قرآن کریم) کو لوگوں تک بغیر کسی الجھن کے پہنچانا ضروری ہے، چاہے اس میں اردو کے جدید اصولوں کی پاس داری نہ ہو سکے۔ طے یہ پایا کہ فی الوقت یہ کتاب اُس زبان اور ہجوں میں زیادہ مفید ہے جس میں سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اپنی تحریریں لکھی تھیں۔ میں اس بات کی پر زور سفارش کروں گا کہ مستقبل میں جب

یہ اصول عام ہو جائیں اور پرانے املا متروک ہو جائیں تو اس کتاب کو شائع کرنے والے اردو ہجوں کے جدید اصولوں کو لازماً اختیار کریں۔

آیات کا مفہوم کیوں اور ترجمہ کیوں نہیں: قرآن مجید کو پڑھنے اور سمجھنے کے لیے امیر المومنین کا جاری کردہ کوفی رسم الخط میں لکھا مستند نسخہ ہی سب سے بہتر ہے، اگر فی زمانہ کوئی اُس کے مطالعے پر قادر ہو۔ تاہم اعراب سے معرب قرآن زیادہ کارآمد و مفید ثابت ہوا۔ قرآن کو سمجھنے کے لیے عربی کا جاننا اور اُسے صرف مستند علما سے ہی حاصل کرنا قرآن سمجھنے کے لیے ایک زمانے تک واحد طریقہ جانا گیا اور ترجمے کو ایک بدعت تصور کیا گیا۔ شاہ ولی اللہؒ نے اس تابو کو توڑا اور ترجمہ کیا پھر اور ترجمے آئے مگر لفظی ترجمے سے ذرہ برابر ہٹنا گناہ مانا گیا پھر رواں ترجمے آنے شروع ہوئے اور اس میں ایک نئی چیز ترجمانی کی داغ بیل سید مودودیؒ نے یہ کہہ کر ڈالی کہ یہ عربی مبین کی اردوِ مبین میں ترجمانی ہے۔ جسے اہل علم نے تسنیم و کوثر میں دھلی زبان سے تعبیر کیا۔ رواں ترجمانی اپنے کمال پر تدبرِ قرآن میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اس سے مزید آگے کوئی کام ترجمہ نہیں کہلا سکتا پھر درس اور مفہوم ہی رہ جاتے ہیں جو کم ترین الفاظ میں بہت سارے محذوف معانی کو قارئین کے لیے اُن کی اپنی زبان کی بناوٹ پر کھول سکتے ہیں۔ جس کو کوئی تفسیر نہ لکھنی ہو مگر مختصر ترین جملوں میں یہ بتانا ہو کہ قرآن کی آیات کیا بات سمجھانا communicate چاہتی ہیں اُسے درس یا مفہوم کی ہی مدد لینی پڑتی ہے۔

حوالہ جات: میں نے اس کتاب میں کوئی بات مضبوط حوالوں کے بغیر نہیں لی ہے۔ نص سے ٹکرانے والی اور دین کے مزاج سے متصادم روایات کو ذکر نہیں کیا ہے۔ جو کتب ماخذ بنی ہیں اُن کا تذکرہ کتاب کے آخر میں کر دیا ہے۔ معروف واقعات اور امور کے ذکر کو حوالوں سے بوجھل نہیں کیا ہے۔ ایک معاملے میں جہاں ایک سے زاید متصادم روایات ملی ہیں اُن میں سے جسے واقعات کے تسلسل میں دین کے مزاج سے زیادہ ہم آہنگ پایا ہے اس کو بیان کر دیا ہے، تمام مختلف روایات اور رجحانات کا تذکرہ کر کے قاری کو حیران و پریشان confuse کرنے سے احتراز کیا ہے۔ جو امور بہت معروف نہیں ہیں اُن کے حوالے دیے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال رہی تو کتاب کی تکمیل کے بعد تمام حوالوں کو آخر میں ایک ضمیمے میں شاید جمع کر سکوں۔

مطالعے کا طریقہ: میں نوجوانوں کو یہ تجویز کروں گا کہ وہ مطالعے کے لیے دوستوں کے گروپس بنائیں جن میں کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ دس افراد ہوں۔اِن گروپس کی ہفت روزہ یاماہانہ نشستیں ہوں اور پوری کتاب کو چار ماہ کے دورانیے میں مطالعہ کرنے کے لیے ہونے والی چار (ماہانہ) یا سولہ (ہفت روزہ) نشستوں پر تقسیم کرلیا جائے۔ تمام شرکا مطالعہ کر کے آئیں اور ہر ایک تھوڑا تھوڑا حصہ پڑھ کر دیگر کو سنائے پھر سب اس پر آپس میں گفتگو کریں اور ایک دوسرے کے سوالات اور اشکالات کا جواب دیں جو سوالات جواب طلب رہ جائیں وہ مجھ تک ٹیلی فون یا ای میل یاڈاک کے ذریعے بھیج دیے جائیں، میں ان شاءاللہ اُن سوالات کا جواب دینے کی کوشش کروں گا۔

☆☆☆☆☆

نبوت کے چوتھے اور پانچویں برس کے اوائل میں نزولی ترتیب پر سورتوں کی فہرست

نزولی ترتیب نمبر: سورۃ کا نام [مصحف کی ترتیب کا نمبر—پارے کا نمبر: پارے کا نام] صفحہ نمبر

۲۵: سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ [۲۶ – ۱۹: وَقَالَ الَّذِیْنَ]	۳۲	۳۹: سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر [۷۴-۲۹ تَبٰرَكَ الَّذِیْ]	۹۸
۲۶: سُوْرَةُ الْحِجْر [۱۵–۱۳: وَمَآ اُبَرِّئُ]	۳۷	۴۰: سُوْرَةُ عَبَس [۸۰– ۳۰: عَمَّ]	۱۰۱
۲۷: سُوْرَةُ الْعَلَق [۹۶ – ۳۰: عَمَّ]	۴۲	۴۱: سُوْرَةُ الْجِنّ [۷۲:–۲۹ تَبٰرَكَ الَّذِیْ]	۱۰۶
۲۸: سُوْرَةُ سَبَا [۳۴-۲۲ وَمَنْ یَّقْنُتْ	۵۱	۴۲: سُوْرَةُ الْفَجْر [۸۹– ۳۰: عَمَّ]	۱۱۳
۲۹: سُوْرَةُ الْغَاشِیَة [۸۸– ۳۰: عَمَّ]	۶۵	۴۳: سُوْرَةُ قٓ [۵۰–۲۶: حٰمٓ]	۱۲۴
۳۰: سُوْرَةُ الْحَآقَّة [۶۹– ۲۹: تَبٰرَكَ الَّذِیْ]	۶۷	۴۴: سُوْرَةُ الذّٰرِیٰت [۵۱– ۲۷: قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ]	۱۳۴
۳۱: سُوْرَةُ الْمَعَارِج [۷۰- ۲۹ تَبٰرَكَ الَّذِیْ]	۷۱	۴۵: سُوْرَةُ الطُّوْر [۵۲–۲۷: قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ]	۱۴۰
۳۲: سُوْرَةُ الْمُلْك [۶۷- ۲۹ تَبٰرَكَ الَّذِیْ]	۷۴	۴۶: سُوْرَةُ اللَّیْل [۹۲– ۳۰: عَمَّ]	۱۶۲
۳۳: سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق [۸۴– ۳۰: عَمَّ]	۷۸	۴۷: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن [۲۳– ۱۸: قَدْ اَفْلَحَ]	۱۶۷
۳۴: سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِیْن [۸۳– ۳۰: عَمَّ]	۸۰	۴۸: سُوْرَةُ السَّجْدَة : [۳۲-۲۱ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ]	۵G۱۸
۳۵: سُوْرَةُ الطَّارِق [۸۶– ۳۰: عَمَّ]	۸۳	۴۹: سُوْرَةُ الشَّمْس : [۹۱:– ۳۰: عَمَّ]	۱۹۲
۳۶: سُوْرَةُ الْاِخْلَاص [۱۱۲– ۳۰: عَمَّ]	۸۴	۵۰: سُوْرَةُ نُوْح [۷۱– ۲۹: تَبٰرَكَ الَّذِیْ]	۱۹۶
۳۷: سُوْرَةُ الْكَوْثَر [۱۰۸– ۳۰: عَمَّ]	۸۶	۵۱: سُوْرَةُ الْقَلَم [۶۸– ۲۹: تَبٰرَكَ الَّذِیْ]	۲۰۸
۳۸: سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل: [۷۳-۲۹ تَبٰرَكَ الَّذِیْ]	۹۲	۵۲: سُوْرَةُ الْبَلَد : [۹۰– ۳۰: عَمَّ]	۲۴۳

فہرستِ ابواب

نواں باب: نبوت کے چوتھے سال میں دعوتِ اسلامی پر ایک اجمالی نظر	۲۱
دسواں باب: دعوت ایک عوامی دور میں	۲۹
گیارھواں باب: مشرکینِ مکہ کی مخالفت کے اسباب	۴۵
بارھواں باب: آخرت کے وجوب پر ذہن سازی	۶۳
تیرھواں باب: بت پرستی اور شرک کے خلاف مہم اپنی انتہا پر	۸۹
۱۴واں باب: حجاج کو اسلام اور اُس کی دعوت سے دور رکھنے کی تدابیر	۹۵
پندرھواں باب: جِنّات ایمان لے آتے ہیں	۱۰۵
سولھواں باب: قیامت کے لیے دلائل	۱۱۱
سترھواں باب: قریش کا دوسرا وفد، ابو طالب کو دھمکی	۱۱۷
اٹھارواں باب: قیامت پر اعتراضات کے جوابات	۱۲۳
اُنیسواں باب: جزاوسزا کے قانون پر آفاق اور تاریخ سے دلائل	۱۳۳
بیسواں باب: اعتراضات اور الزامات کی بوچھاڑ	۱۳۹
اکیسواں باب: ابو طالب کے سامنے سردارانِ قریش کا تیسرا وفد	۱۴۷
بائیسواں باب: کم زور طبقات پر ظلم وستم کے پہاڑ	۱۵۱
تیئیسواں باب: دو مختلف طرح کے طرزِ حیات اور دو انجام	۱۶۱
چوبیسواں باب: کاروانِ نبی ﷺ کا دورِ تشدّد سے دوچار ہونے پر لائحہ عمل	۱۶۵
پچیسواں باب: اہالیان شہر سے ایک متنوع موضوعاتی گفتگو	۱۸۳
چھبیسواں باب: دعوتِ توحید اور تزکیہ نفس	۱۹۱
ستائیسواں باب: جدّ اعلیٰ، آدمِ ثانی نوح علیہ السلام کی دعوت	۱۹۵
اٹھائیسواں باب: آزمایش سے کوئی نہ بچا	۲۰۱
اُنتیسواں باب: جاہلیت سے کوئی مصالحت ممکن ہی نہیں	۲۰۷
تیسواں باب: رسول اللہ ﷺ براہِ راست ظلم وجور کا نشانہ	۲۱۵
اکتیسواں باب: دنیا میں انسان کی حیثیت	۲۴۱

اہم موضوعات کی فہرست

نبوت کے چوتھے سال میں دعوتِ اسلامی پر ایک اجمالی نظر	۲۱
بنو ہاشم کی دعوتِ طعام کے ساتھ اسلام کی اشاعت کا آغاز	۲۲
کعبۃ اللہ میں روزانہ صبح کی نماز	۲۲
حق و باطل کی کشمکش پر اللہ کا تبصرہ اور اعتراضات کے جوابات	۲۳
عقیدہ آخرت کی دعوت اور آب یاری	۲۳
قریش، ابو طالب کے سامنے	۲۴
سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص؛ شرک کی بیخ کنی	۲۴
رسول الہ ﷺ کے بیٹے کی وفات	۲۵
تہجد کی فرضیت	۲۵
دار الندوہ میں کفار کی ایک میٹنگ	۲۵
ایک نابینا صحابی کی تکریم	۲۶
دعوتِ عام کے بعد پہلا حج	۲۶
جنوں کا ایمان لانا	۲۶
چوتھے برس کے اختتام کا منظر	۲۷
دسواں باب: دعوت ایک عوامی دور میں	۲۹
چوتھے سال کا آغاز	۳۰
دعوت کے اساسی موضوعات	۳۱
بتوں کی کھلی مذمت:	۳۳
بنو ہاشم کو کھانے پر دعوت:	۳۴
دعوت کو مہم کی شکل میں شروع کرنے کا حکم	۳۷
نبی ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق	۴۱
ابو جہل کی ناکامی:	۴۲

ابوجہل کے ساتھ ایک مکالمہ:	۴۳
گیارھواں باب: مشرکینِ مکہ کی مخالفت کے اسباب	۴۵
1. حیات بعد الموت، روزِ آخرت کا آنا اور حساب کتاب:	۴۶
2. بتوں سمیت، اللہ کے علاوہ تمام معبودوں کا انکار [شرک کا انکار اور توحید کا اقرار]:	۴۷
3. دعویٰ رسالت/رسول کی شخصیت:	۴۷
4. نئی لیڈر شپ اور نئی تہذیب، نئے رسم و رواج اور نئے ازدواجی و معاشی قوانین:	۴۷
اسبابِ مخالفت کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے تجزیہ	۵۰
داؤد علیہ السلام و سلیمان علیہ السلام اور قومِ سبا کے واقعات	۵۹
بارھواں باب: آخرت کے وجوب پر ذہن سازی	۶۳
عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ: زندگی بھر کی رائیگاں جانے والی تگ و دو	۶۵
سَعْيِهَا رَاضِيَةٌ: زندگی بھر کی سعی وجہد جس کی قیمت اٹھے گی	۶۶
اسلام کے علم بردار تبدیلی کے ٹھیکے دار نہیں!	۶۶
قیامت کو جھٹلانے والی قوموں کا انجام	۶۷
قیامت کے شروع ہونے کا منظر	۶۸
نیکوکار اور بدکار افراد کے درمیان تفریق	۶۹
کفّار کا اعتراض: قیامت کا عذاب آخر کب آئے گا؟	۷۱
اگر یہ اہلِ مکہ ایمان نہیں لاتے تو اللہ اُن کی جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے گا!	۷۳
کائنات کے اجزا کے اندر ایک بے عیب ربطِ باہم	۷۴
مجرمین کے جہنم میں داخلے کا منظر	۷۵
زمین کا طبعی ماحول اگر انسان کے لیے ناسازگار ہو جائے تو!	۷۶
نبی کا کام قیامت کی تاریخ سے آگاہ کرنا نہیں ہے	۷۷
آخرت کی فکر کی جانب تذکیر	۷۸
کاروباری بددیانتی سے اجتناب کی تذکیر	۸۰
سجین اور علیین	۸۱

جب کفار نے اللہ کا حسب نسب اور ماہیت دریافت کی [نعوذُ باللہ]	۸۴
نبی کریم ﷺ کے دوسرے بیٹے کا انتقال	۸۵
تیرھواں باب: بت پرستی اور شرک کے خلاف مہم اپنی انتہا پر	۸۹
ابو طالب کے پاس آئمۃ الکفار کا پہلا وفد	۹۰
قربت الی اللہ کے لیے نبی ﷺ پر تہجد کی فرضیت	۹۲
۱۴واں باب: حجاج کو اسلام اور اُس کی دعوت سے دور رکھنے کی تدابیر	۹۵
نبی ﷺ کی دعوتی مہم کے پہلے حج کی آمد آمد	۹۶
دارالندوہ میں نبی ﷺ کی مہم سے نبٹنے کے لیے میٹنگ	۹۶
میٹنگ میں مباحثے پر قرآن کا تبصرہ	۹۸
قریش کا پروپیگنڈہ سارے عرب میں اسلام کی شہرت کا ذریعہ بن گیا	۱۰۰
ایک ایک فرد کی اس انقلابی دعوت میں اہمیت	۱۰۱
جب کائنات کو ختم کرنے کے کام کا آغاز ہو گا	۱۰۳
پندرھواں باب: جِنّات ایمان لے آتے ہیں	۱۰۵
نخلہ کے مقام پر جنّات کا قرآن سننا	۱۰۶
نو مسلم جنوں کی اپنی قوم کے لوگوں میں تقریر	۱۰۷
دنیا میں اللہ کے انعامات اور عذاب کے معاملے میں اللہ کی سنت	۱۰۸
مساجد میں غیر اللہ کو پکارنا نا روا ہے	۱۰۸
اہلِ کفر کا عددی اکثریت پر بھروسہ ناپائیدار ہے	۱۰۹
سولھواں باب: قیامت کے لیے دلائل	۱۱۱
قیامت کے لیے دلائل	۱۱۱
آخرت کا انکار کیوں؟	۱۱۲
کائنات میں جاری ایک مربوط نظام ایک روزِ جزا کے لیے دلیل ہے	۱۱۳
جاہلی معاشرے میں کمزور طبقات کو تحفظ حاصل نہیں	۱۱۴

پانچویں سالِ نبوت کا آغاز

سترھواں باب: قریش کا دوسرا وفد، ابو طالب کو دھمکی	۱۱۷
سردارانِ قریش کی ابو طالب کو دھمکی	۱۱۸
ایک ہاتھ پر چاند اور ایک ہاتھ پر سورج:	۱۱۹
جب تک میں زندہ ہوں، اے محمدؐ، تم کو کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا:	۱۲۰
اسلام سے نبٹنے کے لیے سرداروں کی میٹنگ:	۱۲۰
مسلمانوں پر تشدد کا آغاز اور اُس کے مختلف ادوار	۱۲۲
اٹھارواں باب: قیامت پر اعتراضات کے جوابات	۱۲۳
مشرکینِ مکہ کے لیے نبی ﷺ کی پیش کردہ باتوں میں سب سے زیادہ ناقابل فہم بات	۱۲۴
شاعری اور کہانت کے الزامات، کفار مکہ کی اصل الجھن کی عکاس نہیں	۱۲۶
کیا قیامت کے انکاریوں کو آفاق کی نشانیاں ایک خالق کا پتا نہیں دیتی ہیں؟	۱۲۷
ہم تو انسان کی رگِ گلو سے بھی زیادہ قریب	۱۲۸
اللہ کے حضور پیشی کا منظر	۱۲۸
جب جہنم سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو بھر گئی؟	۱۲۹
آخرت میں سزا سے قبل دنیا میں عذاب کی ایک شکل	۱۳۰
نمازوں کے اوقات کی طرف اشارہ	۱۳۰
اُنیسواں باب: جزا و سزا کے قانون پر آفاق اور تاریخ سے دلائل	۱۳۳
آخرت میں کام یاب انسان	۱۳۵
آفاق و انفس کی نشانیاں یومِ جزا کی شہادت دیتی ہیں	۱۳۵
ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کا قصہ، آخرت کی نشانیاں تاریخ میں بھی ہیں	۱۳۵
بحرِ مردار کے کنارے، ہم جنس پرست مجرمین کی بستی پر پتھروں کی بارش	۱۳۶
ماضی میں قریب کے علاقوں میں واقع ہونے والی جاہلیت اور اسلام کی کش مکش	۱۳۷
دعوتِ توحید: وَلَا تَجۡعَلُوۡا مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ	۱۳۷
مکہ کے انکاری مشرکین کے لیے ویسا ہی عذاب تیار ہے جیسا کہ پہلی قوموں کو مل چکا ہے	۱۳۸

بیسواں باب: اعتراضات اور الزامات کی بوچھاڑ	**۱۳۹**
اے محمد ﷺ آپ نہ پاگل دیوانے ہیں نہ شاعر یا کاہن	۱۴۳
یہ قرآن اگر محمد ﷺ نے گھڑ لیا ہے تو یہ بھی اس شان کا کلام بنا کر دکھائیں!	۱۴۳
نہ غیب کا علم ہے اور نہ ان کی کوئی چال کامیاب ہونے والی، اللہ شرک سے پاک ہے!	۱۴۴
مخالفین کے لیے آخرت کا عذاب اور اس سے قبل دنیا میں ذلت	۱۴۴
اے محمد ﷺ آپ بتائے ہوئے اوقات میں تسبیح [نماز ادا] کریں	۱۴۵
اکیسواں باب: ابو طالب کے سامنے سردارانِ قریش کا تیسرا وفد	**۱۴۷**
مشرکین مکہ تیسری مرتبہ وفد کی شکل میں ابو طالب کے پاس:	۱۴۸
ابو طالب سے عُمارہ بن ولید بن مغیرہ کے بدلے نبی ﷺ کو حاصل کرنے کی کوشش	۱۴۹
ابو طالب کے جواب سے قریش کی شدید مایوسی	۱۵۰
بائیسواں باب: کم زور طبقات پر ظلم و ستم کے پہاڑ	**۱۵۱**
کم زور طبقات پر ظلم و ستم کے پہاڑ	۱۵۱
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ، بلال بن رباح رضی اللہ عنہ، ابو فکیہ رضی اللہ عنہ	۱۵۳
عامر بن فہیر رضی اللہ عنہ، خباب بن ارت رضی اللہ عنہ اور زِنّیرہ Zin-ni-rah رضی اللہ عنہا	۱۵۷
ام عبیس رضی اللہ عنہا اور لبینہ رضی اللہ عنہا	۱۵۸
کم زور، غریب اور معزز مسلمانوں کی ایذا رسانی میں فرق	۱۶۰
تیئیسواں باب: دو مختلف طرح کے طرزِ حیات اور دو انجام	**۱۶۱**
جس طرح دنیا کی چیزیں جوڑے جوڑے ہیں، دنیا کا جوڑا، آخرت ہے	۱۶۲
سُوْرَۃُ الَّیْلِ کے دوسرے حصے میں بیان شدہ امور۔	۱۶۳
چوبیسواں باب: کاروانِ نبی ﷺ کا دورِ تشدّد سے دوچار ہونے پر لائحہ عمل	**۱۶۵**
سردارانِ مکہ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے وارننگ	۱۷۵
پچیسواں باب: اہالیان شہر سے ایک متنوع موضوعاتی گفتگو	**۱۸۳**
قریش کے درمیان ساڑھے تین ہزار سال بعد ایک نبی آگیا!	۱۸۵
اللہ کی کتاب یا تو حاملین کو حکم راں بناتی ہے یا اللہ کے انتقام کا نشانہ	۱۸۹

چھبیسواں باب: دعوتِ توحید اور تزکیہ نفس	۱۹۱
کام یاب تو صرف وہ ہے جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا	۱۹۲
قومِ ثمود پر عذاب سے مشرکینِ مکہ کو عبرت پذیری کی دعوت	۱۹۴
ستائیسواں باب: جدِّ اعلیٰ، آدمِ ثانی نوح علیہ السلام کی دعوت	۱۹۵
ساڑھے نو سو سال تک دعوت و تبلیغ کا نتیجہ خود نوحؑ کی زبانی	۱۹۷
بددعا: ڈوبتے اور مرتے ہوئے مشرکین کے لیے نوحؑ کی بددعا	۲۰۰
اٹھائیسواں باب: آزمایش سے کوئی نہ بچا	۲۰۱
ظالموں کا سرغنہ، عمرو بن ہشام المخزومی، امام ائمۃ الکفر، امامُ الجاہلیت، ابوجہل	۲۰۲
مصعبؓ بن عمیر پر مظالم، ابو بکرؓ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر تشدد	۲۰۳
عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوذر غفاریؓ پر مظالم	۲۰۶
اُنتیسواں باب: جاہلیت سے کوئی مصالحت ممکن ہی نہیں	۲۰۷
باغ والوں کے قصہ سے مکہ والوں کو نصیحت	۲۱۱
اللہ کا حکم آنے تک صبر کیجیے اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جائیے	۲۱۴
تیسواں باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براہِ راست ظلم و جور کا نشانہ	۲۱۵
پہلا گروپ: آئمۃ الکفر، چار بڑے موذی	۲۱۹
دوسرا گروپ: جنھوں نے رحمۃ للعٰلمین کی بددعا سنی	۲۳۲
اکتیسواں باب: دنیا میں انسان کی حیثیت	۲۴۱
تقریبات پر فضول ڈھیروں ڈھیر مال لٹانا جاہلیت کا شعار ہے	۲۴۴
اصحاب الیمین اور اصحاب الشمال کون ہیں؟	۲۴۶